ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY



AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1952

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

ISLAMABAD ,ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY

کورس: قرآنی عربی (1952) • سطح: بی۔ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن و تفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026

امتحانی مشق نمبر 2 (یونٹ 6 تا 9)

کل نمبر: 100 • کامیابی کے نمبر: 50

حل شدہ امتحانی مشق گائیڈ

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ گائیڈ صرف مطالعے اور حوالے کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کورس کی کتاب کے متعلقہ یونٹس کو غور سے پڑھیں، قواعد اور مفاہیم کو اچھی طرح سمجھیں اور پھر امتحانی مشق اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

سوال نمبر 1: ”نَصَرَ یَنْصُرُ“ سے فعل مضارع مجہول کی گردان مع ترجمہ (20 نمبر)

”نصر ینصر“ سے فعل مضارع مجہول کی گردان اردو یا انگریزی ترجمے کے ساتھ لکھیے۔ (مادہ: ن ص ر — نَصَرَ یَنْصُرُ، مصدر: اَلنَّصْرُ یعنی مدد کرنا)

مقدمہ

عربی فعل کی دو بڑی حالتیں ہیں: معلوم اور مجہول۔ جب فاعل معلوم اور مذکور ہو تو فعل معلوم ہوتا ہے، اور جب فاعل ذکر نہ کیا جائے اور عمل مفعول کی طرف منسوب ہو جائے تو فعل مجہول بنتا ہے۔ قرآن مجید میں مجہول کا اسلوب بکثرت آیا ہے، مثلاً "يُغْفَرُ لَكُمْ"، "يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ" اور "تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ"۔ مضارع مجہول کی گردان سیکھنے سے پہلے اس کے بنانے کا قاعدہ سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ جب قاعدہ سمجھ آ جائے تو ہر صحیح ثلاثی فعل کی گردان خود بخود بن جاتی ہے۔ ذیل میں باقاعدہ مثال "نَصَرَ يَنْصُرُ" (اس نے مدد کی / وہ مدد کرتا ہے) سے مضارع مجہول کی مکمل گردان چودہ صیغوں میں اردو و انگریزی ترجمے کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔

فعل مضارع مجہول بنانے کا قاعدہ

فعل مضارع معلوم سے مجہول بنانے کے دو اصول ہیں: (1) حرف مضارعہ کو ضمہ دیا جاتا ہے: یَ کی جگہ یُ، تَ کی جگہ تُ، اَ کی جگہ اُ اور نَ کی جگہ نُ۔ (2) آخر سے پہلے والے حرف (عین کلمہ) کو فتحہ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) سے يُنْصَرُ (اس کی مدد کی جاتی ہے)، يَكْتُبُ سے يُكْتَبُ (لکھا جاتا ہے) اور يَشْرَبُ سے يُشْرَبُ (پیا جاتا ہے) بنتا ہے۔ مجہول میں مفعول بہ فاعل کی جگہ لے کر "نائب فاعل" بن جاتا ہے اور مرفوع ہوتا ہے، مثلاً "نَصَرَ الْمُعَلِّمُ الطَّالِبَ" (استاد نے طالب علم کی مدد کی) کا مجہول ہوگا: "نُصِرَ الطَّالِبُ" (طالب علم کی مدد کی گئی)۔ یاد رہے کہ فعل لازم کا مجہول عام قاعدے سے نہیں بنتا کیونکہ اس میں مفعول ہوتا ہی نہیں۔

فعل مضارع مجہول کی گردان — نَصَرَ يَنْصُرُ

جدول 1: فعل مضارع مجہول کی گردان (يُنْصَرُ)

نمبر	صیغہ	مضارع مجہول	اردو ترجمہ	English Translation
1	واحد مذکر غائب	يُنْصَرُ	وہ (ایک مرد) مدد کیا جاتا ہے	is (one man)He helped

are (two men)They helped	وہ دونوں (مرد) مدد کیے جاتے ہیں	یُنْصَرَانِ	تثنیہ مذکر غائب	2
are (all men)They helped	وہ سب (مرد) مدد کیے جاتے ہیں	یُنْصَرُوْنَ	جمع مذکر غائب	3
is (one woman)She helped	وہ (ایک عورت) مدد کی جاتی ہے	تُنْصَرُ	واحد مؤنث غائبہ	4
(two women)They are helped	وہ دونوں (عورتیں) مدد کی جاتی ہیں	تُنْصَرَانِ	تثنیہ مؤنث غائبہ	5
are (all women)They helped	وہ سب (عورتیں) مدد کی جاتی ہیں	یُنْصَرْنَ	جمع مؤنث غائبہ	6
are (one man)You helped	تو (ایک مرد) مدد کیا جاتا ہے	تُنْصَرُ	واحد مذکر حاضر (مخاطب)	7
are (two men)You helped	تم دونوں (مرد) مدد کیے جاتے ہو	تُنْصَرَانِ	تثنیہ مذکر حاضر	8
are (all men)You helped	تم سب (مرد) مدد کیے جاتے ہو	تُنْصَرُوْنَ	جمع مذکر حاضر	9
are (one woman)You	تو (ایک عورت) مدد کی جاتی ہے	تُنْصَرِیْنَ	واحد مؤنث حاضرہ	10

helped				
are (two women)You helped	تم دونوں (عورتیں) مدد کی جاتی ہو	تُنْصَرَانِ	تثنیہ مؤنث حاضرہ	11
are (all women)You helped	تم سب (عورتیں) مدد کی جاتی ہو	تُنْصَرْنَ	جمع مؤنث حاضرہ	12
helped I am	میں مدد کیا جاتا ہوں / کی جاتی ہوں	أُنْصَرُ	واحد متکلم	13
We are helped	ہم مدد کیے جاتے ہیں	نُنْصَرُ	جمع متکلم (مع الغیر)	14

گردان کی وضاحت اور نون سے متعلق قواعد

اس گردان میں چند نکات توجہ طلب ہیں۔ اول یہ کہ پانچ صیغے ایسے ہیں جن کے آخر میں "نون اعرابی" آتا ہے: یُنْصَرَانِ، یُنْصَرُوْنَ، تُنْصَرَانِ، تُنْصَرُوْنَ اور تُنْصَرِیْنَ، انہیں "افعال خمسہ" کہتے ہیں۔ حالت نصب میں اس نون کا اعراب تو رہتا ہے البتہ حالت جزم میں جازم داخل ہونے پر یہ نون گر جاتا ہے، مثلاً "لَمْ یُنْصَرُوْا"۔ دوم یہ کہ مؤنث کی جمع کے صیغوں (یُنْصَرْنَ، تُنْصَرْنَ) کا نون "نون نسوہ" ہے جو ضمیر فاعل / نائب فاعل ہے، یہ کبھی نہیں گرتا اور فعل اس پر مبنی ہوتا ہے۔ سوم یہ کہ تثنیہ کے تمام صیغوں میں رفع کی علامت الف اور نون کی موجودگی ہے، اور نصب و جر میں یہ صورت بدل جاتی ہے، جس کی تفصیل اعراب کے باب میں آتی ہے۔

مجہول کے استعمال کی قرآنی مثالیں بے شمار ہیں: "یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ" (جس دن صور میں پھونکا جائے گا)، "وَیُغْفَرُ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ" اور "وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ"۔ ان آیات میں فاعل یا تو معلوم و مشہور ہے (اللہ تعالیٰ کی ذات) یا اس کے ذکر کی ضرورت نہیں، اس لیے فعل مجہول آیا۔ اردو ترجمے میں مجہول کا لہجہ عام طور پر "کیا جاتا ہے، دیا جائے گا" سے ادا ہوتا

ہے اور انگریزی میں passive voice(is helped, will be blown) استعمال ہوتی ہے۔ گردان یاد کرتے وقت ہر صیغے کے ساتھ اس کا نائب فاعل ضمیر ذہن میں رکھنا چاہیے، مثلاً یُنْصَرَانِ = وہ دونوں، کیونکہ صیغوں کی پہچان اصل میں اسی ضمیر سے ہوتی ہے۔

ماضی مجہول سے موازنہ اور مزید مثالیں

مضارع مجہول کو پختہ کرنے کے لیے اس کا ماضی مجہول سے موازنہ کیجیے۔ ماضی مجہول میں پہلے حرف کو ضمہ اور عین کلمہ کو کسرہ دیا جاتا ہے: نَصَرَ سے نُصِرَ (مدد کی گئی)، کَتَبَ سے کُتِبَ (لکھا گیا)، قَتَلَ سے قُتِلَ (قتل کیا گیا)۔ دونوں صورتوں میں ایک تدریج مشترک ہے کہ فاعل حذف ہوتا ہے اور نائب فاعل مرفوع آتا ہے۔ طالب علم کے لیے آسان مشق یہ ہے کہ وہ روزانہ پانچ معروف افعال (فَعَلَ، کَتَبَ، ضَرَبَ، عَلِمَ، شَرِبَ) کے مضارع مجہول کے پہلے تین صیغے لکھے: یُفْعَلُ، یُفْعَلَانِ، یُفْعَلُوْنَ کے وزن پر یُکْتَبُ، یُضْرَبُ، یُعْلَمُ اور یُشْرَبُ خود بخود درست بن جائیں گے۔ قرآن مجید سے مزید مثالیں یہ ہیں: ”وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ“ (تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کرتے تھے)، ”یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِنْ ذَهَبٍ“ (ان پر سونے کی طشتریاں گھمائی جائیں گی) اور ”وَیُسْقَوْنَ فِیْهَا کَاْسًا“ (انہیں اس میں جام پلایا جائے گا)۔ ان آیات میں مجہول کا مقصد یہ ہے کہ توجہ عمل اور اس کے نتیجے پر رہے، فاعل پر نہیں، کیونکہ فاعل کا اللہ ہونا سب کو معلوم ہے یا سیاق میں مذکور ہے۔

نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ مضارع مجہول حرف مضارعہ کے ضمے اور عین کلمہ کے فتحے سے بنتا ہے، اس میں فاعل محذوف اور مفعول نائب فاعل ہوتا ہے۔ ”یَنْصُرُ“ کی چودہ صیغوں کی گردان اسی نمونے پر یاد کی جائے تو قرآن مجید میں آنے والے تمام مجہول افعال (یُکْتَبُ، یُقْتَلُ، یُرْزَقُ وغیرہ) کی پہچان اور ترجمہ آسان ہو جاتا ہے، کیونکہ قاعدہ ایک ہے، صرف مادہ بدلتا ہے۔

سوال نمبر 2: فعل نہی کی تعریف اور "قَتَلَ یَقْتُلُ" سے فعل نہی کی گردان مع ترجمہ (20 نمبر)

فعل نہی کی تعریف کیجیے اور "قتل یقتل" سے فعل نہی کی گردان اردو یا انگریزی ترجمے کے ساتھ لکھیے۔

مقدمہ

قرآن مجید احکام کی کتاب ہے اور اس میں امر (حکم) کے ساتھ نہی (ممانعت) بھی کثرت آئی ہے: "وَلَا تَقْتُلُوا"، "لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی"، "وَلَا تَیَمَّمُوْا" وغیرہ۔ فعل نہی کی درست پہچان اور گردان کے بغیر ان آیات کا ترجمہ و مفہوم درست نہیں ہو سکتا۔ ذیل میں فعل نہی کی تعریف، اس کے بننے کا طریقہ، فعل امر سے اس کا فرق، اور "قَتَلَ یَقْتُلُ" (اس نے قتل کیا / وہ قتل کرتا ہے) سے فعل نہی کی مکمل گردان اردو و انگریزی ترجمے کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔

فعل نہی کی تعریف اور قاعدہ

فعل نہی اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم یا ممانعت طلب کی جائے، یعنی مخاطب (یا غائب) کو کسی عمل سے روکا جائے۔ اس کے بننے کا قاعدہ یہ ہے: فعل مضارع کے شروع میں "لَا" ناہیہ داخل کی جاتی ہے جو مضارع کو مجزوم کر دیتی ہے۔ جزم کی علامتیں یہ ہیں: واحد کے صیغوں میں آخر پر سکون (لَا تَقْتُلْ)، افعال خمسہ میں نون اعرابی کا گرنا (لَا تَقْتُلُوا اصل میں لَا تَقْتُلُوْنَ تھا)، اور مؤنث جمع میں نون نسوہ باقی رہتا ہے کیونکہ وہ ضمیر ہے (لَا تَقْتُلْنَ)۔ لَا ناہیہ اور لَا نافیہ میں فرق یہ ہے کہ ناہیہ ممانعت کے لیے آتی ہے اور فعل کو مجزوم کرتی ہے، جبکہ نافیہ صرف نفی کرتی ہے اور فعل مرفوع رہتا ہے: "لَا یَقْتُلُ الْمُؤْمِنُ مُؤْمِنًا" (مومن کسی مومن کو قتل نہیں کرتا — خبر) بمقابلہ "لَا تَقْتُلْ" (قتل مت کرو — نہی)۔

فعل نہی کی گردان — قَتَلَ یَقْتُلُ

جدول 2: فعل نہی کی گردان (لَا تَقْتُلْ)

English Translation	اردو ترجمہ	فعل نہی	صیغہ	نمبر
He /Let him not kill must not kill	وہ(ایک مرد) قتل نہ کرے	لَایَقْتُلْ	واحد مذکر غائب	1
(men)Let those two not kill	وہ دونوں (مرد) قتل نہ کریں	لَایَقْتُلَا	تثنیہ مذکر غائب	2
not (men)Let them kill	وہ سب(مرد) قتل نہ کریں	لَایَقْتُلُوْا	جمع مذکر غائب	3
Let her not kill	وہ(ایک عورت) قتل نہ کرے	لَاتَقْتُلْ	واحد مؤنث غائبہ	4
Let those two not kill (women)	وہ دونوں(عورتیں) قتل نہ کریں	لَاتَقْتُلَا	تثنیہ مؤنث غائبہ	5
not (women)Let them kill	وہ سب(عورتیں) قتل نہ کریں	لَایَقْتُلْنَ	جمع مؤنث غائبہ	6
one ,you)Do not kill (man	تو(ایک مرد) قتل نہ کر	لَاتَقْتُلْ	واحد مذکر حاضر (مخاطب)	7
you two)Do not kill (men	تم دونوں(مرد) قتل نہ کرو	لَاتَقْتُلَا	تثنیہ مذکر حاضر	8
you all)Do not kill	تم سب(مرد) قتل نہ کرو	لَاتَقْتُلُوْا	جمع مذکر حاضر	9

(men				
one ,you)Do not kill (woman	تو(ایک عورت) قتل نہ کر	لَا تَقْتُلِيْ	واحد مؤنث حاضرہ	10
you two)Do not kill (women	تم دونوں(عورتیں) قتل نہ کرو	لَا تَقْتُلَا	تثنیہ مؤنث حاضرہ	11
you all)Do not kill (women	تم سب(عورتیں) قتل نہ کرو	لَا تَقْتُلْنَ	جمع مؤنث حاضرہ	12
Let me not kill	میں قتل نہ کروں	لَا أَقْتُلْ	واحد متکلم	13
kill Let us not	ہم قتل نہ کریں	لَا نَقْتُلْ	جمع متکلم	14

فعل نہی کی وضاحت

اصل استعمال میں نہی (ممانعت) زیادہ تر مخاطب کے صیغوں میں آتی ہے، اس لیے نمبر 7 تا 12 کے صیغے سب سے زیادہ اہم ہیں؛ غائب کے صیغوں میں ممانعت کا مفہوم "نے کرے / نہ کرے" کے لہجے میں ادا ہوتا ہے اور قرآن میں اس کی مثالیں موجود ہیں، جیسے "لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ" — یہاں غائب جمع کے لیے نہی آئی ہے اور نون حذف ہونے کے بجائے "يَتَّخِذِ" پر جزم کی علامت ظاہر ہے۔ اسی طرح قرآن کی مشہور نہیاں یہ ہیں: "وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ" (سورۃ الاسراء)، "لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ" (سورۃ الزمر) اور "لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ" (سورۃ البقرہ)۔ ان سب میں لَا ناہیہ کے بعد افعال خمسہ کا نون گرا ہوا ہے، جو جزم کی دلیل ہے۔

فعل امر اور فعل نہی میں فرق

جدول3: امر و نہی کا موازنہ

پہلو	فعل امر	فعل نہی
معنی	کام کرنے کا حکم: اِقْتُلْ نہیں بلکہ اِفْعَلْ (کرو)	کام نہ کرنے کی ممانعت: لَا تَفْعَلْ (مت کرو)
بنت	مضارع مخاطب سے ابتدائی حرف مضارعہ حذف ہوتا ہے	مضارع کے شروع میں لَا ناہیہ لگتی ہے
صیغے	صرف مخاطب کے چھ صیغے	تمام چودہ صیغے (اصلاً مخاطب کے چھ)
قرآنی مثال	اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ (پڑھو)	وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى (زنا کے قریب بھی نہ جاؤ)

متعلقہ نکات: لامِ امر اور نونِ تاکید

نہی سے ملتا جلتا ایک اور اسلوب "لام امر" ہے جس میں غائب اور متکلم کے لیے حکم دیا جاتا ہے: "لِيُنْفِقْ" (چاہیے کہ وہ خرچ کرے) کے وزن پر "لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ" (کشادگی والے کو خرچ کرنا چاہیے) قرآن میں آیا ہے۔ لام امر بھی مضارع کو مجزوم کرتا ہے، مگر امر ممانعت کے بجائے کام کرنے کا حکم ہے۔ اسی طرح بعض اوقات نہی پر نون تاکید ثقیلہ داخل ہو کر ممانعت کو مزید پرزور بنا دیتا ہے: "لَا تَتَّبِعَنِّ" اور "وَلَا تَحْسَبَنَّ" اس کی قرآنی مثالیں ہیں۔ گردان لکھتے وقت ایک عملی احتیاط یہ بھی ہے کہ لَا ناہیہ کے بعد آنے والے فعل کی جزمی صورت لکھی جائے: واحد میں سکون لازمی ہے، اس لیے "لَا تَقْتُلُ" (مرفوع) لکھنا غلط ہو گا۔ اسی طرح مخاطب مؤنث واحد میں یاء مخاطبہ کے بعد جزم کی کوئی ظاہری علامت نہیں ہوتی کیونکہ یاء سے پہلے کسرہ باقی رہتا ہے: "لَا تَقْتُلِيْ"۔ یہ باریک نکات امتحان میں نمبروں کا فرق پیدا کرتے ہیں، اس لیے گردان لکھنے کے بعد ہر صیغے کا اعراب دوبارہ جانچنا چاہیے۔

قرآن مجید میں سب سے زیادہ مشہور نہیاں اخلاقی و سماجی زندگی کی رہنمائی کرتی ہیں: "لَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ" (یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ)، "وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ" (لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو)، "لَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا" (جاسوسی نہ کرو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو)۔ ان آیات میں غائب و حاضر دونوں اسالیب یکجا ملتے ہیں اور ان کا درست ترجمہ لَا ناہیہ کی پہچان ہی سے ممکن ہے۔

نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ فعل نہی لَا ناہیہ اور مضارع مجزوم سے بنتا ہے؛ واحد میں سکون، افعالِ خمسہ میں نون کا حذف اور نون نسوہ کا بقا اس کی پہچان ہے۔ "لَا تَقْتُلْ" کی گردان یاد کر لینے سے قرآن مجید کی بیسیوں نہی والی آیات کا ترجمہ اور لہجہ (ممانعت بمقابلہ نفی) درست سمجھ آ جاتا ہے، کیونکہ لَا ناہیہ اور نافیہ کا فرق نہ جاننے سے حکم خبر بن جاتا ہے اور مفہوم بدل جاتا ہے۔

سوال نمبر 3: حروف جارّہ کا مفہوم اور امثلہ مع ترجمہ (20 نمبر)

حروف جارہ کا مفہوم اور امثلہ مع اردو یا انگریزی ترجمہ لکھیے۔

مقدمہ

عربی جملے میں حروف جر (حروف جارّہ) کا کردار اردو کے "سے، میں، پر، کو، تک، کے لیے" جیسے الفاظ جیسا ہے: یہ اسم کو دوسرے لفظ سے جوڑتے ہیں اور جملے کے مفہوم کو درست سمت دیتے ہیں۔ قرآن مجید کی شاید ہی کوئی آیت ہو جس میں حرف جر نہ آیا ہو۔ حرف جر کی غلط پہچان ترجمہ الٹ کر رکھ دیتی ہے، مثلاً "عَلَى" کا معنی "پر" بھی ہے اور "کے خلاف / ذرّیعہ" بھی۔ اس جواب میں حروف جارّہ کا مفہوم، ان کی فہرست، ان کا عمل اور ہر حرف کی قرآنی مثال اردو و انگریزی ترجمے کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔

حروف جارّہ کا مفہوم

حروف جارّہ ان حروف کو کہتے ہیں جو اسم پر داخل ہو کر اسے جر کی حالت (مجرور) میں لے آتے ہیں اور اس اسم کو جملے کے کسی دوسرے جز (فعل یا اسم) سے جوڑ کر ظرفیت، ابتدا، انتہا، سببیت، معاونت وغیرہ کے معنی پیدا کرتے ہیں۔ جر کی علامت یہ ہے: مفرد اسم میں کسرہ (فِي الْمَسْجِدِ)، تثنیہ اور جمع مذکر سالم میں یاء (فِي الْكِتَابَيْنِ، فِي الْمُسْلِمِينَ) اور جمع مؤنث سالم میں کسرہ (فِي السَّمَاوَاتِ)۔ حرف جر اور اس کے مجرور اسم کو مل کر "جار مجرور" کہتے ہیں، اور جار مجرور ہمیشہ کسی فعل یا اسم کے متعلق ہوتا ہے، یعنی جملے میں اس کا کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہوتا ہے۔

حروف جارّہ کی فہرست

عربی کے مشہور حروف جر بیس کے قریب ہیں: مِنْ (سے)، إِلَى (تک، کی طرف)، عَنْ (سے، کے بارے میں)، عَلَى (پر)، فِي (میں)، رُبَّ (کم، کبھی)، اَلْبَاء (سے، ساتھ، کو)، اَلْكَاف (مانند، جیسا)، اَللَّام (کے لیے، کو)، وَاوِ قَسَم (قسم کے لیے)، تَاءِ قَسَم، حَتَّى (تک، یہاں تک کہ)، خَلَا، عَدَا، حَاشَا (سوائے)، مُذْ، مُنْذُ (سے، عرصے سے) وغیرہ۔ ان میں سے زیادہ استعمال ہونے والے مِنْ، إِلَى، فِي، عَلَى، عَنْ، اَلْبَاء، اَلْكَاف اور اَللَّام ہیں۔ ہر حرف کے کئی معانی ہوتے ہیں جن کا تعین سیاق سے ہوتا ہے؛ مثلاً "باء" سبب کے لیے بھی آتی ہے (بِذَنْبِهِمْ: ان کے گناہ کی وجہ سے)، ساتھ کے لیے بھی (ذَهَبْتُ بِزَيْدٍ) اور قسم کے لیے بھی۔

حروف جارّہ کی امثلہ مع اردو و انگریزی ترجمہ

جدول 4: حروف جارّہ کی مثالیں

حرف جر	قرآنی / عربی مثال	اردو ترجمہ	English Translation
مِنْ (سے)	خَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ صَبَاحًا	میں صبح گھر سے نکلا۔	I went out of the house in the morning.

Indeed we belong to Allah .and to Him we shall return	بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔	إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ	إِلٰى (تک / کی طرف)
.In the Gardens of Bliss	نعمتوں والی جنتوں میں۔	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ — فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ	فِيْ (میں)
And upon Allah let the .believers rely	اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔	وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ	عَلٰى (پر)
Allah is pleased with them and they are pleased with .Him	اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔	رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ	عَنْ (سے / بارے میں)
.I wrote with the pen	میں نے قلم سے لکھا۔	كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ	اَلْبَاء (سے / ساتھ)
There is nothing like unto .Him	اس جیسی کوئی چیز نہیں۔	لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ	اَلْكَاف (مانند)
.This book is for the student	یہ کتاب طالب علم کے لیے ہے۔	هٰذَا الْكِتَابُ لِلطَّالِبِ	اَللَّام (کے لیے)
until the ,Peace it is .emergence of dawn	وہ (رات) سلامتی ہی سلامتی ہے، فجر کے طلوع ہونے تک۔	سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ	حَتّٰى (تک)
Many a brother of yours was .not born of your mother	کتنے ہی بھائی ایسے ہیں جنہیں تمہاری ماں نے نہیں جنا۔	رُبَّ أَخٍ لَكَ لَمْ تَلِدْهُ أُمُّكَ	رُبَّ (کتنے ہی / کبھی)
I have not seen him for two	میں نے اسے دو دن سے نہیں دیکھا۔	مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمَيْنِ	مُنْذُ (سے / عرصے سے)

.days			
The students attended except .Zayd	زید کے سوا تمام طلبہ حاضر ہوئے۔	حَضَرَ الطُّلَّابُ خَلَا زَيْدًا	خَلَا / عَدَا (سوائے)

حروف جر کے استعمال کے اہم نکات

اول: بعض افعال اپنے مفعول تک کسی خاص حرف جر کے واسطے سے پہنچتے ہیں، مثلاً "آمَنَ بِ" (ایمان لانا)، "رَغِبَ فِي" (رغبت کرنا)، "رَغِبَ عَنْ" (منہ موڑنا) — حرف بدلنے سے معنی بدل جاتا ہے، اس لیے فعل کے ساتھ اس کے مخصوص حرف کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ دوم: حروف جر بعض اوقات زائد بھی آتے ہیں، جیسے "مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ" میں "مِنْ" زائد ہے اور اس کا الگ ترجمہ نہیں ہوتا۔ سوم: جار مجرور کبھی خبر بنتا ہے، کبھی حال اور کبھی نعت، اس کا تعین جملے کی ساخت سے ہوتا ہے: "الْكِتَابُ عَلَى الْمَكْتَبِ" (کتاب میز پر ہے) میں جار مجرور خبر ہے۔ چہارم: بعض حروف جر ضمیر سے مل کر لکھے جاتے ہیں: مِنْهُ، بِهِ، عَلَيْهَا، فِيهِمْ وغیرہ، اور یہی صورتیں قرآن میں بکثرت آتی ہیں۔

جار مجرور کے جملے میں مقامات

جار مجرور کا جملے میں صحیح مقام پہچاننا ترجمے کی صحت کے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنا خود حرف کی پہچان۔ چند مثالیں دیکھیں: خبر کے مقام پر: "اَلْمَالُ فِي الْخِزَانَةِ" (مال خزانے میں ہے)۔ نعت کے مقام پر: "رَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْقَرْيَةِ" (میں نے گاؤں کے ایک آدمی کو دیکھا)۔ حال کے مقام پر: "خَرَجَ الطَّالِبُ مِنَ الْفَصْلِ بَاكِيًا" نہیں بلکہ "جَاءَ زَيْدٌ عَلَى فَرَسٍ" (زید گھوڑے پر سوار ہو کر آیا)۔ صلہ موصول کے مقام پر: "اَلَّذِي فِي السَّمَاءِ"۔ اسی طرح خدا کے اسماء وصفات والی آیات میں بھی حروف جر بنیادی حیثیت رکھتے ہیں: "وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ" میں "مَعَ" معیت کے لیے ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ چند حروف جر ایک سے زیادہ معانی میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے "مِنْ" ابتدائے غایت (سے)،

تبعیض (میں سے بعض) اور بیانیہ کے لیے آتا ہے: "فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ" میں مِنْ بیانیہ ہے جس کا ترجمہ "یعنی بتوں کی گندگی سے بچو" ہو گا۔ اسی لیے حرف جر کا ترجمہ ہمیشہ سیاق دیکھ کر کیا جاتا ہے، لغت کا پہلا معنی ہر جگہ فٹ نہیں بیٹھتا۔

نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ حروف جارّہ وہ حروف ہیں جو اسم کو مجرور کر کے اسے فعل سے جوڑتے ہیں اور زمان، مکان، سبب، معیت، ابتدا و انتہا وغیرہ کے تعلقات ظاہر کرتے ہیں۔ مِنْ، اِلٰی، فِیْ، عَلٰی، عَنْ، باء، کاف اور لام کی پہچان اور ان کے معانی کا علم قرآن کے درست ترجمے کی بنیاد ہے، کیونکہ حرف کی ایک معمولی تبدیلی مفہوم کو مکمل بدل سکتی ہے۔

سوال نمبر 4: فعل ماضی قریب کی تعریف اور "اَلنَّصْر" سے ماضی قریب کی گردان مع ترجمہ (20 نمبر)

فعل ماضی قریب کی تعریف کرتے ہوئے "النصر" مصدر سے فعل ماضی قریب کی گردان اردو یا انگریزی ترجمے کے ساتھ لکھیے۔

مقدمہ

عربی میں ماضی (گزرا ہوا زمانہ) کئی قسموں کا ہوتا ہے: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی احتمالی اور ماضی تمنائی وغیرہ۔ ان اقسام کا فرق نہ سمجھا جائے تو قرآنی بیان کا زمانہ درست طور پر ذہن میں نہیں آتا۔ فعل ماضی قریب وہ زمانہ ہے جو متکلم کے بولنے کے وقت سے بالکل قریب گزرا ہو، جیسے اردو میں "وہ ابھی آیا ہے" اور انگریزی میں Present Perfect۔ ذیل میں اس کی تعریف، بننے کا قاعدہ، اور مصدر "اَلنَّصْر" (مدد کرنا) سے فعل ماضی "نَصَرَ" کی ماضی قریب کی مکمل گردان چودہ صیغوں میں اردو و انگریزی ترجمے کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔

فعل ماضی قریب کی تعریف اور قاعدہ

تعریف: فعل ماضی قریب وہ فعل ہے جو اس کام پر دلالت کرے جو بولنے کے وقت سے تھوڑی دیر پہلے واقع ہوا ہو۔ اس کے بننے کا قاعدہ یہ ہے کہ فعل ماضی کے شروع میں "قَدْ" داخل کر دیا جاتا ہے: قَدْ نَصَرَ (اس نے ابھی مدد کی ہے / یقیناً اس نے مدد کی)۔ "قَدْ" جب ماضی پر داخل ہوتا ہے تو دو فائدے دیتا ہے: (1) تحقیق یعنی بات کی تاکید و یقینی پن: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (یقیناً مومن کامیاب ہو گئے)؛ (2) تقریب یعنی زمانے کی قربت: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ (نماز ابھی کھڑی ہو گئی ہے)۔ اس کے مقابلے میں جب "قَدْ" مضارع پر آئے تو تقلیل یا توقع کا معنی دیتا ہے: قَدْ یَعْلَمُ اللّٰہُ۔ ماضی قریب کا اردو ترجمہ "کر چکا ہے / کی ہے / ہوا ہے" اور انگریزی ترجمہ "have / sah verb +" کی تیسری شکل" سے کیا جاتا ہے۔ بعض کتابوں میں ماضی قریب کے لیے "لَقَدْ" بھی استعمال ہوتا ہے جو تاکید کو اور مضبوط کر دیتا ہے۔

فعل ماضی قریب کی گردان ــ اَلنَّصْر (نَصَرَ)

جدول 5: فعل ماضی قریب کی گردان (قَدْ نَصَرَ)

نمبر	صیغہ	ماضی قریب	اردو ترجمہ	English Translation
1	واحد مذکر غائب	قَدْ نَصَرَ	اس (ایک مرد) نے ابھی مدد کی ہے	has just (one man)He helped
2	تثنیہ مذکر غائب	قَدْ نَصَرَا	ان دونوں (مردوں) نے ابھی مدد کی ہے	have (two men)They just helped
3	جمع مذکر غائب	قَدْ نَصَرُوْا	ان سب (مردوں) نے ابھی مدد کی ہے	have (all men)They just helped
4	واحد مؤنث غائبہ	قَدْ نَصَرَتْ	اس (ایک عورت) نے ابھی مدد	has (one woman)She

just helped	کی ہے			
(women two)They have just helped	ان دونوں (عورتوں) نے ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرَتَا	تثنیہ مؤنث غائبہ	5
(all women)They have just helped	ان سب (عورتوں) نے ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرْنَ	جمع مؤنث غائبہ	6
have (one man)You just helped	تو نے (ایک مرد نے) ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرْتَ	واحد مذکر حاضر	7
have (two men)You just helped	تم دو (مردوں) نے ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرْتُمَا	تثنیہ مذکر حاضر	8
have (all men)You just helped	تم سب (مردوں) نے ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرْتُمْ	جمع مذکر حاضر	9
(one woman)You t helpedhave jus	تو نے (ایک عورت نے) ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرْتِ	واحد مؤنث حاضرہ	10
(two women)You have just helped	تم دونوں (عورتوں) نے ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرْتُمَا	تثنیہ مؤنث حاضرہ	11
have (all women)You just helped	تم سب (عورتوں) نے ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرْتُنَّ	جمع مؤنث حاضرہ	12

I have just helped	میں نے ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرْتُ	واحد متکلم	13
We have just helped	ہم نے ابھی مدد کی ہے	قَدْ نَصَرْنَا	جمع متکلم	14

ماضی قریب اور ماضی مطلق میں فرق

ماضی مطلق یعنی "نَصَرَ" کا ترجمہ ہوتا ہے: "اس نے مدد کی" —اس میں زمانے کی قربت یا تاکید کا مفہوم نہیں ہوتا اور یہ دور کے واقعات کے لیے بھی آ سکتا ہے۔ ماضی قریب "قَدْ نَصَرَ" کا ترجمہ ہو گا: "اس نے ابھی ابھی مدد کی ہے" یا "یقیناً اس نے مدد کی"۔ قرآن مجید میں اس کی بہترین مثالیں یہ ہیں: "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ" (سورۃ المؤمنون) —یقیناً مومنین کامیاب ہو گئے ہیں؛ "قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ" (سورۃ المجادلہ) —یقیناً اللہ نے اس عورت کی بات سن لی ہے؛ "لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ" (سورۃ الفتح) —بے شک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا ہے۔ ان آیات کے مقبول اردو تراجم میں "یقیناً / بے شک" اور "ہے" کا اضافہ دراصل اسی "قَدْ" اور "لَقَدْ" کا اثر ہے۔ اذان و اقامت میں "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ" روزمرہ سنی جانے والی ماضی قریب کی زندہ مثال ہے، جس کا معنی ہے: نماز (ابھی) قائم ہو چکی ہے۔

یہ نکتہ بھی ذہن نشین رہے کہ اصل فعل ماضی کے صیغے "قَدْ" آنے سے تبدیل نہیں ہوتے؛ تبدیلی صرف مفہوم میں ہوتی ہے۔ اسی طرح ماضی بعید "كَانَ قَدْ نَصَرَ" یا "قَدْ كَانَ نَصَرَ" سے بنتا ہے جس کا ترجمہ "مدد کر چکا تھا" ہوتا ہے، اور یہ فرق قصص قرآنیہ میں ترتیب زمانی سمجھنے کے لیے بہت اہم ہے۔

مزید توضیح: قَدْ کے استعمالات

"قَدْ" کا درست فہم ماضی قریب تک محدود نہیں۔ نحویین نے قَدْ کے پانچ فوائد گنوائے ہیں: تحقیق (بات کو یقینی بنانا)، تقریب (زمانے کو قریب کرنا)، توقع (مضارع کے ساتھ آئندہ واقعے کی امید: قَدْ يَفْعَلُ = شاید وہ کرے گا)، تقلیل (کبھی کبھار کا مفہوم: قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوْبُ = جھوٹا کبھی سچ بھی بولتا ہے) اور تکثیر (قَدْ أَطَالَ = اس نے بہت لمبا کیا)۔ ماضی کے ساتھ پہلے دو مفاہیم راجح ہیں۔ اردو ترجمے میں ان دونوں کا فرق لہجے سے ظاہر ہوتا ہے: "قَدْ جَاءَ الْحَقُّ" (حق آ گیا ہے) میں قربت و تحقق دونوں ہیں۔ اسی طرح

ماضی قریب کی نفی "لَمْ" اور "مَا" سے ہوتی ہے جس میں قَدْ نہیں آتا: "لَمْ یَنْصُرْ بَعْدُ" (اس نے ابھی تک مدد نہیں کی)۔ امتحانی نکتہ یہ ہے کہ قَدْ داخل ہونے سے ماضی کی صورت نہیں بدلتی، فاعل کی ضمیریں بھی ویسی ہی رہتی ہیں، اس لیے گردان میں صرف قَدْ کا اضافہ کافی ہے، مگر ترجمے میں فرق لازمی ظاہر کرنا چاہیے ورنہ زمانے کی تعیین کا نمبر کٹ سکتا ہے۔

نتیجہ

خلاصہ یہ ہے کہ فعل ماضی قریب "قَدْ" اور فعل ماضی کے اجتماع سے بنتا ہے اور قربِ زمان و تحقق کے مفہوم دیتا ہے۔ اس کا درست ترجمہ اردو میں "کر چکا ہے / کی ہے" اور انگریزی میں Perfect Present سے ہوتا ہے۔ "قَدْ نَصَرَ" کی یہ گردان ہر ثلاثی فعل پر منطبق کی جا سکتی ہے، اور اس کی پہچان قرآنی آیات میں زمانے کے صحیح تعین کے لیے ناگزیر ہے۔

سوال نمبر 5: مندرجہ ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ (20 نمبر)

مندرجہ ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔

مقدمہ (Introduction)

اس سوال میں دیے گئے دس جملے قرآن مجید کی مختلف سورتوں (یٰس، الجمعہ، المؤمنون، القدر، البقرہ، المطففین، یوسف، النساء وغیرہ) سے لیے گئے آیات کے اجزاء ہیں۔ یہ جملے پچھلے یونٹس میں پڑھائے گئے قواعد کی عملی صورتیں ہیں: کہیں جملہ فعلیہ ہے، کہیں "اِنَّ" کا استعمال، کہیں فعل امر، کہیں فعل مجہول اور کہیں مرکب عددی (أَحَدَ عَشَرَ)۔ انگریزی ترجمے میں تین اصول ملحوظ رکھے گئے ہیں: (1) ہر لفظ کا اصل مفہوم برقرار رکھا جائے؛ (2) انگریزی کے فطری اسلوب (natural English) کو عربی

ترتیب پر قربان نہ کیا جائے؛(3) جہاں جملہ کسی بڑی آیت کا ٹکڑا ہو وہاں انگریزی کو مکمل بامعنی جملے کی صورت دی جائے۔ ذیل میں ہر جملے کا انگریزی ترجمہ، مشکل الفاظ کے معنی اور مختصر ترکیب (parsing) دی گئی ہے تاکہ طالب علم صرف ترجمہ رٹنے کے بجائے سمجھ کر یاد کرے۔

جملہ 1: وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ

English Translation: And (there) came from the farthest end of the city (a man, running).

یہ سورۃ یٰسٓ (36:20) کا ابتدائی حصہ ہے۔ "جَاءَ" فعل ماضی ہے، "أَقْصَى" اسم تفضیل بہ معنی کے معنی ہیں "سب سے دور کا" اور "الْمَدِينَةِ" مضاف الیہ ہے۔ اصل آیت میں فاعل "رَجُلٌ" اس کے بعد آتا ہے، اس لیے ترجمے میں اسے قوسین میں پورا کیا گیا ہے۔ ترکیب کے اعتبار سے یہ جملہ فعلیہ ہے اور "مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ" جار مجرور فعل کے متعلق ہے۔

جملہ 2: إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ

English Translation: Indeed, the companions of Paradise, this Day, will be busy (rejoicing in joyful occupation).

سورۃ یٰسٓ (36:55)۔ "إِنَّ" حرف تاکید ہے جو اسم کو نصب دیتا ہے، اس لیے "أَصْحَابَ" منصوب ہے۔ "فِي شُغُلٍ" خبر ہے اور "فَاكِهُونَ" دوسری خبر یا حال ہے؛ "فَاكِهِ" کے معنی ہیں خوش و خرم، پھلوں سے لطف اندوز ہونے والا۔ "الْيَوْمَ" ظرف زمان منصوب ہے: آج کے دن۔

جملہ 3: وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ

English Translation: And seek (earnestly) from the bounty (provision/grace) of Allah.

سورۃ الجمعہ (62:10) کا حصہ ہے، نماز جمعہ کے بعد زمین میں پھیل کر رزق تلاش کرنے کا حکم ہے۔ "ابْتَغُوا" فعل امر (باب افتعال) ہے جس کا فاعل واؤ جماعت ہے۔ "فَضْل" سے مراد اللہ کا فضل و کرم، یعنی رزق اور اس کے اسباب ہیں۔

جملہ 4: رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

English Translation: The Lord of the heavens and the earth and whatever is between them.

یہ عبارت قرآن میں کئی مقامات پر آئی ہے (مثلاً سورۃ مریم 19:65، الشعراء 26:24)۔ یہاں اعرابی حالت سیاق کے مطابق بدلتی ہے: کہیں "رَبِّ" مجرور اور کہیں "رَبُّ" مرفوع آتا ہے۔ ساخت اضافت کی ہے: "رَبُّ" مضاف "السَّمٰوٰتِ" مضاف الیہ۔ "مَا" اسم موصول ہے: جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے۔

جملہ 5: وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ

English Translation: And present to them (strike for them) an example: the companions of the city (people).

سورۃ یٰسٓ (36:13)۔ "اِضْرِبْ" فعل امر ہے؛ عربی محاورے میں "ضَرَبَ مَثَلًا" کا معنی ہے "مثال بیان کرنا"۔ اردو ترجمے میں present an example بھی درست ہے۔ "لَهُمْ" جار مجرور فعل کے متعلق اور "اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ"، "مَثَلًا" سے بدل یا اس کی تفسیر ہے۔

جملہ 6: اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

English Translation: Indeed, We sent it (the Qur'an) down during the Night of Decree (Laylat al-Qadr).

سورۃ القدر (97:1)۔ "اِنَّا"، "اِنَّ" اور ضمیر "نَا" کا مجموعہ ہے، "اَنْزَلْنَا" فعل ماضی متکلم مع الغیر اور "هُ" ضمیر مفعول قرآن کی طرف لوٹتی ہے۔ "لَيْلَةِ الْقَدْرِ" مرکب اضافی ہے اور "فِيْ" ظرفیت کے لیے آیا ہے۔

جملہ 7: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ

English Translation: Have you not seen (considered) those who left their homes, though they were thousands, for fear of death?

سورۃ البقرہ (2:243)۔ "اَلَمۡ تَرَ" استفہام تقریری ہے جس کا ترجمہ انگریزی میں Have you not seen سے ہوتا ہے۔ "اُلُوۡفٌ"، اَلۡف کی جمع تکسیر ہے یعنی ہزاروں۔ "حَذَرَ الۡمَوۡتِ" مفعول لہ ہے: موت کے ڈر کی وجہ سے۔ "وَهُمۡ اُلُوۡفٌ" جملہ حالیہ ہے۔

جملہ 8: يُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَحِيۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ

English Translation: They will be given to drink of pure sealed wine (a nectar sealed).

سورۃ المطففین (83:25)۔ "يُسۡقَوۡنَ" فعل مضارع مجہول ہے (اسی یونٹ کے ... کا عملی نمونہ) جس کا نائب فاعل واؤ جماعت ہے۔ "رَحِيۡق" خالص وشفاف شراب (جنت کی نعمت) کو کہتے ہیں اور "مَخۡتُوۡم" اس کی صفت ہے: مہر لگی ہوئی، یعنی محفوظ و خالص۔

جملہ 9: اِذۡ قَالَ يُوۡسُفُ لِاَبِيۡهِ يٰۤاَبَتِ! اِنِّىۡ رَاَيۡتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا

English Translation: When Joseph said to his father: O my father! Indeed, I have seen (in a dream) eleven stars (planets).

سورۃ یوسف (12:4)۔ "اِذۡ" ظرف زمان ہے، "يَاۤ اَبَتِ" ندا ہے جس میں محبت کا لہجہ ہے اس لیے O my dear father بھی کہا جا سکتا ہے۔ "اَحَدَ عَشَرَ كَوۡكَبًا" مرکب عددی کی وہی صورت ہے جو اسائنمنٹ نمبر 1 کے سوال 3 میں بیان ہوئی: عدد کے دونوں جزو مذکر کے موافق اور معدود مفرد منصوب (تمییز)۔

جملہ 10: وَاِنۡ كَانَتۡ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصۡفُ

English Translation: And if there is (only) one (daughter), then for her is half (of the inheritance).

سورۃ النساء (4:11) — میراث کے احکام سے ہے۔ "اِنۡ" شرطیہ ہے، "كَانَتۡ" فعل ناقص جس کا اسم مستتر اولاد (بنت) کی طرف لوٹتا ہے اور "وَاحِدَةً" اس کی خبر منصوب ہے۔ "فَلَهَا النِّصۡفُ" جواب شرط ہے: اس کے لیے نصف ہے۔ یہ جملہ لڑکی کے اکیلے ہونے کی صورت میں اس کا حصہ (نصف ترکہ) بیان کرتا ہے۔

نتیجہ (Conclusion)

ان دس جملوں کے تراجم پر مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی ترجمے کی مہارت تین چیزوں پر منحصر ہے: الفاظ کے درست معانی، عربی ترکیب (فاعل، مفعول، جار مجرور، اضافت) کی پہچان، اور آیت کے سیاق و سباق کی تفہیم۔ خصوصاً جملہ نمبر 8 میں مضارع مجہول، جملہ نمبر 9 میں مرکب عددی اور جملہ نمبر 3 میں فعل امر اسی اسائنمنٹ کے قواعد کی قرآنی تطبیق ہے۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ ہر جملے کو پہلے ترکیب کے اعتبار سے حل کرے، پھر لفظی ترجمہ کرے اور آخر میں اسے رواں انگریزی میں ڈھالے؛ یہی ترتیب درست اور قابل اعتماد ترجمے کی ضمانت ہے۔

AIOU LIBRARY aioulibrary.com